REGISTERED

L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔	۱۱ فروری ۱۹۱۰ء	نمبر ۶

سنڈے اسکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کا ترجمہ ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور اُردو میں پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کے ہاتھ سے تیار کی جاتی ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ اسیوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بُک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اُنکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے۔

REGISTERED L. No. 89.

مُفید کتابیں! مُفید کتابیں!! مُفید کتابیں!!!

مسیحیوں اور مسیحی کارندوں کیواسطے

۱-مسیح کی تعلیم-قیمت اُردو ۴ر جلد کپڑا ۸ر- رومن اُردو ۱۲ر +

۲-حالات جاپان-قیمت ۳ر-کپڑا ۸ر +

۳-شریف بیبیاں-قیمت ۳ر-کپڑا ۶ر +

۴-گنجینہ اسلام-قیمت رومن اُردو ۸ر +

۵-موازنہ مذاہب-قیمت رومن اُردو ۸ر +

۶-سیر ہند-قیمت باتصویر-عصہ

۷-عزت بے مثال-قیمت ۳ر-۵ر-۸ر +

۸-دولت لازوال-قیمت ۳ر-۵ر-۸ر +

۹-سمپردائے-قیمت ۶ر-۱۰ر +

۱۰-آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں-
قیمت ۶ پائی +

۱۱-خاندانی فرائض-قیمت ۴ر-۱۲ر +

۱۲-رسالہ اظہار الحق قیمت ۱ +

اس میں چند نامی مسلمانوں کے فتوے جس میں ثابت ہے کہ اہل اسلام اور اہل عیسائی ایک ہی کوئے سے پانی بھر سکتے ہیں +

اہل ہنود کے لئے

۱-ستیارتھ پرکاش درپن-قیمت ۸ر +

۲-اصلاح اخلاق-قیمت ۵ر +

۳-اصلاح تمدن-قیمت ۵ر +

۴-مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے-
قیمت ۳ پائی +

۵-یسوع مسیح کون تھا-قیمت ۱ر +

۶-مسیح کی تعلیم-قیمت ۴ر-کپڑا ۸ر

۷-رامپال سنگھ-قیمت ۲ر-۴ر +

۸-آوہ گون یا ابدی زندگی-
قیمت ۲ر

۹-چندر لیلا- +
قیمت ۲ر +

۱۰-تلاش حق
قیمت ۳ +

۱۱-رشیوں کا آبائی وطن-
قیمت ۱ر +

۱۲-سمپردائے-
قیمت ۶ر +

پادری صاحبان نظر فرمائیے

آپ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونسی کتابیں دینا مناسب ہے؟

جواب

ہماری دانست میں ذیل کی کتابیں نہایت مفید ہونگی +

۱-اسلام میں مسیح-قیمت ½۱ر +

۲-خدائے اسلام-قیمت ۲ر +

۳-ینابیع القرآن-قیمت ۳ر +

۴-مسیح کی تعلیم-قیمت ۴ر کپڑا ۸ر +

۵-الکفارہ-قیمت ۶ پائی +

۶-دین اسلام-قیمت ۱ر +

۷-روس صاحب کے رسالے-۲۰ عدد-
قیمت فی عدد ۳ پائی +

۸-ینابیع الاسلام-قیمت ۸ر +

۹-کشف القرآن-قیمت ۶ر +

۱۰-اثمار شیریں-قیمت ۵ر +

۱۱-فوز العظیم-قیمت ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۱ فروری ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

ملک فرانس میں الیکٹرک لائٹ ہوسز ہیں جن میں ...... ۳ چراغوں کے روشن کرنے کی طاقت ہے*

روس کے ملک میں .... ۷ لڑکے ہیں جنکی تعلیم کا کچھ انتظام نہیں ہے*

اہل آسٹریا کے ایک موجد نے ایک ایسا ٹائپ رائٹر ایجاد کیا ہے جو ذرا بھی شور نہیں کرتا۔ اور مروجہ سے بہت بہتر ہے*

بروکلن کے مسٹر اے۔ بجے ٹارول صاحب نے ایک معمولی پوسٹ کارڈ پر ۱۳۱۰ الفاظ ۲۲۳ سطروں میں لکھے ہیں*

مسلی پٹام کے پادری ڈبلیو سی پین صاحب نے جو نوبل کالج کے پرنسپل ہیں ایک نوجوان برہمن کو بپتسمہ دیا جس کی نسبت عجیب خبر یہ ہے کہ اس کے بپتسمہ پانے کے بعد اُس کی دلیری پر دوسرے برہمن طالب علموں نے اُس کو مبارک بادی دی*

ایس۔ پی۔ سی کی سوسائٹی ۱۶۹۸ء میں قائم ہوئی تھی۔ جواب تک بڑی کامیابی سے کام کر رہی ہے*

ممنوعہ لٹریچر کی کتابوں یا رسالوں کا اپنے پاس رکھنا پنجاب میں قانونی جرم قرار دیا گیا ہے*

سر کرزن وائلی مقتول کی یادگار میں جے پور میں ایک فوارہ بنائیں گے اور وہیں کے میو کالج میں تصویر کھینچینگے*

شورش پسندوں کی شامت اعمال سے ہندوستان میں اخبارات کے لئے ایک نیا مسودہ قانون زیر غور ہے خدا خیر کرے!

مقدمات بغاوت لاہور کے ضمن میں بہت گہرے۔ اور حیرت انگیز راز کھل رہے ہیں*

ایک روسی نجومی نے سال حال کی بابت بڑی منحوس پیشین گوئیاں شایع کیں ہیں*

ڈاک کے ٹکٹ رّدی کرنے کی ایک نئی مشینیں بڑے بڑے ڈاکخانوں میں آئی ہے جو خطوط اور تاریخ چھاپتی ہے*

۸ جنوری کو مسٹر کار انگلستان کے کپتان سکوٹ کو ...... ۳ روپیہ اُن کے اخراجات کے لئے دیا ہے۔ جو جنوبی قطب کی تلاش میں صرف ہوگا*

یونائٹڈ سٹیٹس کے پریسیڈنٹ ٹفٹ نے کانگریس کو ایک پیغام بھیجا ہے کہ .... ۳ روپیہ آبپاشی اور نہروں کے تعمیر کرنے میں کرنا چاہئے*

ملک آسٹریلیا کی کرکٹ کھیلنے والوں کی جماعت نے جنوبی افریقہ کو دعوت بھیجی ہے کہ ایک کرکٹ کھیلنے والوں کی جماعت کو آنے والے دسمبر کے مہینے میں بھیج دویں*

فوربس کو مس جیکب کے قتل کرنے کے جرم پر زندگی بھر جلاوطنی کی سزا دی گئی ہے یہ مقدمہ کلکتہ ہائی کورٹ میں فیصلہ ہوا ہے*

اخبار آرگس خبر دیتا ہے کہ ایک خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کی پوتی شاہزادگان البرٹ وایڈورڈ

۱۹۱۰ء میں تمام سلطنت کی سیر کرینگی۔ غالباً آپ لوگوں کے ساتھ ایک چھوٹا جنگی بیڑا ہوویگا*

سکھر کے مقدمہ سیڈیشن میں تینوں ملزموں پر دفعات ۱۲۴ (الف) و ۱۵۳ (الف) کے دونوں جرم ثابت نکلے*

ویرومل مالک ایڈیٹر و پریس کو تین سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ ہوا۔ چیتومل کو بھی یہی سزا دی گئی ہے*

گوردھن لال کو پانچ سال قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ کمال سنسنی ہے۔ اپیل کرینگے بجرم عظیم*

حاجیاں کا پہلا جہاز بمبئی میں واپس آیا منجملہ ۴۸ کے ۲۸ حاجی راہ میں مرگئے۔ تین کو چیچک نکلی ہے*

بمبئی میں ہندیان ٹرانسوال کا امدادی چندہ ۵،۰ ہزار تک جمع ہے ایک گمنام نے ۲۰۰۰ دیا ہے*

سر بحضور مہاراجہ پٹیالہ بھی اگلے سال ہندی کرکٹ پارٹی کیساتھ لندن تشریف لے جائیں گے*

آنرسول کے ٹکٹ کلکٹر مسٹر ڈوزی کو ایک مسافر پر وحشیانہ حملہ کی پاداش میں ایک سو پچاس روپیہ جرمانہ ہوا*

نواب صاحب ڈھاکہ کا ایک ملازم بالزام نمک حرامی پکڑا گیا۔ نواب صاحب کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ ہائے!

برٹش صوبہ نارتھ برینڈیا میں کوئلہ کی ۲ کانوں کے کان کنوں نے ایکا کر کے کام بند کیا۔ ۱۲۰۰ ہزار مزدور بیکار ہیں۔

علاقہ ڈرہم کے پانچ ہزار کان کنوں نے ایک اپیل میں تمام کانوں کے مزدوروں کو سٹرایک کرنے کی بزور تاکید کی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

عیسائیت کا زوال

مندرجہ بالا عنوان سے ہمعصر اندر نے ایک مضمون مسٹر آرتھر ماس کی کتاب "کرسچینٹی اینڈ ریڈ یوشن" سے لے کر اردو میں ترجمہ کیا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ اب عیسائیت کا زوال کا زمانہ ہے۔ ایک وقت اس کو عروج حاصل ہوا تھا۔ تمام مرکب اشیا اس قدرتی اصول کے تابع ہیں۔ یہ اصول عالمگیر ہے کیونکہ اس سنسار میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جو کہ بڑھتی گھٹتی اور مرتی نہ ہو۔ اسی قاعدے کے نیچے دین عیسوی اب زوال پر ہے اس کے لئے ذیل کی دلیلیں دی ہیں۔ اول کہ دین عیسوی عقل کے تقاضا کو پورا نہیں کرتا۔ دوئم سائنس کے ستارے نے طلوع ہو کر اس کو مات کر دیا۔ سوئم کہ انجیل کے مسائل تواریخ کے قطعی برخلاف ہیں۔ چہارم کے انجیل مسائل خیالی پلاؤ ہیں۔ پنجم کہ عیسائی لوگ مسیح کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ ششم چونکہ عیسائیت وہی تعلیم دیتی ہے جو کہ دوسرے مذاہب تعلیم دیتے ہیں۔ لہذا عیسائیت کی دنیا کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مندرجہ باتوں کے جواب دینے میں سوا تضیع اوقات کے اور کچھ حاصل نہیں ہے اور انہی باتوں کے جواب میں صدہا ہزار ہا کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ مسٹر ماس صاحب اور نیز ایڈیٹر صاحب اندر کے اعتراضات کچھ نئے نہیں ہیں۔ ہر جو شخص آنکھیں کھول کر عیسائیت کی ظاہر صورت کو دیکھے اور تمام ممالک میں اس کی روز افزوں ترقی کی بے شمار رپورٹوں کا مطالعہ کرے تو اس کو معلوم ہو جاویگا کہ مندرجہ بالا خیالات کے اشخاص کس رخ پر چل رہے ہیں اور دروغ گوئیم بروئے تو کی مثال بن رہے ہیں۔

عیسائیت کا عروج

سنہ ۱۸۱۰ء میں اشاعت عیسوی

(۱) ایشیا اور افریقہ میں عنقریب ہر ایک ملک میں دین عیسوی کے لئے رستہ بند تھا۔

(۲) کلیسیا کو فارین مشنز پر بھروسہ نہ تھا۔

(۳) بت پرست ملکوں میں کوئی پروٹسٹنٹ مسیحی نہ تھے

(۴) صرف ایک سو فارین مشنریز باہر بھیجے گئے تھے۔

(۵) بائبل کے ترجمے صرف ۶۵ زبانوں میں ہوئے تھے

(۶) فارین مشنز کے لئے صرف چند ہزار ڈالرس جمع ہوتے تھے۔

(۷) کوئی میڈیکل مشنری نہ تھا۔

(۸) نہ مشن ہسپتال تھے اور نہ یتیم خانے تھے۔

(۹) کوئی دیسی خادم الدین نہ تھا۔

(۱۰) مشنری خدمت کا امریکہ اور انگریزی ممالک میں کوئی چرچہ نہ تھا۔

(۱۱) کوئی مس صاحب کام کرنے والی نہ تھی۔ اور مستورات کے لئے کوئی کام نہ تھا۔

(۱۲) مشن کا کوئی چھاپہ خانہ نہ تھا جہاں غیر زبانوں میں کتابیں چھپتی اور شایع ہوتیں۔

سنہ ۱۹۱۰ء میں اشاعت عیسوی

(۱) بہت اچھی طرح تمام دنیا میں مشنریوں کو جا کر کلام کی خدمت کرنے کا موقعہ حاصل ہے۔

(۲) تمام کلیسیا میں مشن کے کام میں حصہ لیتی ہیں۔ بلکہ مشنوں کے برخلاف کچھ کہنا بے عزتی میں داخل ہے۔

(۳) دو لاکھ مسیحیوں سے زیادہ غیر اقوام میں پروٹسٹنٹ مسیحی ہیں علاوہ ان کے شمار کے جو گذر گئے ہیں۔

(۴) اب تمام دنیا میں ۲۰ ہزار مشنریز کے قریب کام کر رہے ہیں۔

(۵) اب بائبل کے ترجمے ۵۰۰ زبانوں میں ہو گئے ہیں

(۶) فارین مشنری چندے کی مقدار ۲۵۰۰۰۰۰ ڈالر سالانہ تک پہونچ گئی ہے۔

(۷) ہزار ہا میڈیکل مشنریز ۲ لاکھ مریضوں کا علاج ایک سال میں کرتے ہیں۔

(۸) ۴۰۰ مشن ہسپتال جاری ہیں اور ۵۰۰ یتیم خانے اور جزام خانے جاری ہیں۔

(۹) ۶۰۰۰ مس صاحبان عورتوں اور بچوں میں خدمت کرنے کے لئے موجود ہیں۔

(۱۰) ۹۲ ہزار دیسی خادمان دین ہیں جو اپنے ہی لوگوں میں خدمت کرتے ہیں

(۱۱) ۳۰۰۰ کالج اور مدرسے ہیں جنکو پروٹسٹنٹ مشنریز چلا رہے ہیں

(۱۲) ۱۶۰ پبلشنگ ہوسیز اور چھاپے خانے ہیں جن میں مسیحی [illegible] شایع ہوتے ہیں

(۱۳) ہزار ہا کالج کے طلبا ہیں جو اب مشن کا کام کر رہے ہیں۔ اور ہزار ہا تیار ہو رہے ہیں۔

از مشنری ریویو آف دی ورلڈ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

ہم اس مضمون پر کچھ اور زیادہ لکھنا نہیں چاہتے۔ مگر چاہتے ہیں کہ ان ہندسوں پر مسٹر آرتھر ماس اور نیز رسالہ اندر کے ایڈیٹر صاحبان ذرا غور کریں اور ہم کو بتلا دیں کہ آیا عیسائیت زوال پر ہے یا عروج پر؟

ریویو۔ "دھرم دیپکا" The Light of Faith اس نام کا ایک انگریزی اور مرہٹی زبان میں رسالہ ماہوار نکلنا شروع ہوا ہے جو کہ مشن پریس کیدگاؤں (بمبئی) میں چھپا ہے یہ ۴۸ صفحہ کا نکلا ہے جس میں عمدہ مضامین درج ہوتے ہیں اس کے ۱۰ صفحے انگریزی میں ہیں اور باقی مرہٹی میں اسکی سالانہ قیمت معہ محصول صرف ایک روپیہ ۱ر ہے۔

ہمعصر ارجن لاہور مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء میں "ہم" کے عنوان سے ایک صفحہ پورے کا مضمون تحریر کرتا ہے جس میں وہ عجیب طور سے آریہ سماج کی موجودہ نازک حالت کا فوٹو کھینچکر اُس کو سماج کے لئے آزمائش کا زمانہ بتاتا ہے۔ اور مثال میں خداوند یسوع کی صلیب کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ اور جو آریہ ایسے وقت میں خوف سے سماج سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اُن کو پطرس سے تشبیہہ دیتا ہے۔ اور انجیل مقدس کا وہ مقام نقل کرتا ہے جو مسیح کے شاگردوں پر مصیبت آنے کے زمانہ میں واقعہ ہونے کے بارے میں تھا۔ جو یہ ہے "وہ گھڑی آتی ہے کہ جو کوئی تم کو قتل کرے گا۔ وہ یہ سمجھیگا کہ اُس نے خدا کی بندگی کی وہ تم سے ایسا سلوک اس لئے کریں گے کیونکہ انہوں نے خدا کو نہیں جانا۔ یوحنا ۱۶ باب" ہم کو تعجب آتا ہے کہ لائق ایڈیٹر کو مثال کے لئے کوئی وید مقدس کی عمدہ نظیر ہاتھ نہ آئی۔ آخر کار اُس کو انجیل مقدس کے پُرتاثیر عملی قصے کو اپنی حالت کی قابل تقلید مثال قبول کرنا پڑا۔ ہمارے تعجب کی بنیاد اس پر ہے کہ لائق ایڈیٹر نے میگزین اندر میں اس کے ہر ایک ایشو میں انجیل مقدس کو جھٹلانے کی عبث کوشش کرنے میں کوئی بھی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا اور یہاں انجیل سے مدد لے رہا ہے!۔

ہمعصر رشی دیانند راولپنڈی مطبوعہ ۵ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۴ کالم اول سطر ۹ میں انجیل کا غلط بیان تحریر کرتا ہے جسکو وہ مطلق سمجھتا کہ نہیں ہمعصر لکھتا ہے کہ ایسے بگڑے ہوئے زمانہ میں رشی دیانند پیدا ہوا جنکا مشن بندگان خدا کا لڑانا نہیں تھا جیسا کہ مسیح نے کہا کہ یہ مت سمجھو کہ میں صلح کرانے آیا ہوں بلکہ باپ کو بیٹے سے اور ماں کو بیٹی سے لڑانے آیا ہوں بلکہ رشی دیانند صلح کرانے آیا تھا۔ ہمعصر مہربانی سے بتلا دے کہ یہ کہاں لکھی ہے با حوالہ لکھے ورنہ اپنی غلطی کی تردید کرے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ - اب چونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو خطروں کی انسداد کی فکر تھی۔ اس واسطے آپ نے چھوٹی چھوٹی جماعتیں جنکی تعداد بعض دفعہ بیس۔ اور بعض دفعہ تیس ہوتی تھی۔ باہر بھیجنی شروع کیں۔

اقول - ناظرین خیال فرما سکتے کہ جہاں بیس اور تیس جماعتیں جن میں اندازاً اگر ایک ایک جماعت میں کم از کم ۵۰ آدمی ہوں تو ہزار ڈیڑھ ہزار نوجوان ہو گئے جنکا کام جہاد کرنا اور لوٹنا تھا تو اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بے چارے قریشوں پر کتنی آفت آتی ہوگی۔

قولہ - ان جماعتوں کا کچھ ایسا رعب پڑتا تھا کہ دشمن ڈر جایا کرتے تھے۔

اقول - کیوں نڈرتے جہاں سخت مار دھاڑ اور لوٹ ہو۔ اور اتنے آدمی دہاوا کر کے کسی پر چڑھ جاویں تو خوف کھانے میں کیا کسر رہ جاتی ہے۔

قولہ - بعض اوقات آنحضرت صلعم بذات خود ان جماعتوں کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ اور ان راستہ والی قوموں کے ساتھ معاہدہ کر لیا کرتے تھے۔ تاکہ قریش کے کہنے پر مسلمانوں پر حملہ نکریں۔ اور نہ ہی اہل مکہ کی طرف دار ہوں۔

اقول - آنحضرت خود نہ جاتے تو اتنا اثر بھی نہ ہوتا۔ جتنا ان کے ساتھ جانے کا ہوتا تھا۔ جب کہ نہایت جوش سے جنگ ہوتا تھا۔ اور کامیابی بھی تھی

قولہ - چونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اُن کو لڑائی کے متعلق کوئی حکم نہ تھا اس لئے اُنہوں نے خود مشورہ کیا اور یہ امر قرار پایا کہ قریش پر حملہ کرنا چاہئے بس حملہ ہوا اور قافلہ کا ایک آدمی مارا گیا۔ اور دو قید ہوئے اس کے بعد مسلمان دونوں قیدیں۔ اور غنیمت کا مال لیکر مدینہ کو واپس آئے۔

اقول - اگرچہ حضرت کا حکم نہیں تھا۔ پر اس میں مضائقہ ہی کیا تھا۔ پہلے تو حکم ایسا ہو چکا تھا اور جہادی آیتیں موجود تھیں۔ اس لئے ان کے اپنے مشورہ نے اُن کو حسب معمول لڑائی ہی پر آمادہ کرنا تھا کیونکہ مدعا تو مال غنیمت حاصل کرنا تھا۔

قولہ - عیسائی معترض اس واقعہ سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ معاذ اللہ آنحضرت صلعم نے لوگوں کو باہر لوٹنے کی غرض سے بھیجا تھا لیکن مفصلہ ذیل امور سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس جماعت کو بھیجنے سے لوٹ مار کا منشا ہرگز ہرگز نہ تھا۔

اقول - یہ امر واضح ہے کہ تاثیر تعلیم کی ہوتی ہے۔ جبکہ اُن کو تعلیم شمشیر جہاد کی مل چکی تھی۔ تو پھر ایسے کام سے ڈر ہی کیا تھا اور وہ کیوں اس سے باز رہتے۔ جس سے مال متاع بھی ہاتھ آیا۔

قولہ - عیسائی معترض اپنی طرز کو بھول کر عبد اللہ کے طرز عمل پر کوئی اعتراض کریں تو کریں مگر آنحضرت صلعم کی ذات مبارک اس معاملہ میں تمام ذمہ واری سے بری ہے۔

اقول - ہاں صاحب ہمارا اعتراض ہے اور پورا اعتراض ہے نہ صرف ایک پر بلکہ پیر مرشد اور مرید دونوں کو اس میں ذمہ وار گردانتے ہیں کیونکہ ہمارے قیاس میں کسی صورت میں سختی روا نہیں ہے اور جہاں ذرا سی بھی سختی اور جبر ہوا۔ وہاں خدا کا حکم ٹوٹا۔ پر یہاں تو تواریخ سختیوں کی بڑی فہرست دکھلا رہی ہے جو طرفین سے ہوئیں جسے جانیں کہ خدا کا حکم سب کو اس کی ممانعت کرتا ہے۔ (باقی آئندہ)



اقتباس

ایک شرابی کی

حیرت انگیز کہانی

ایک عمر رسیدہ شخص جو شراب پینے کا عادی تھا بطور سچی گواہی کے بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک شرابی کو پھانسی پر لٹکے ہوئے دیکھکر شراب پینے سے قطعی انکار کیا۔ اُس افسر نے جو اُس کے پھانسی دینے کیلئے مقرر تھا۔ اُس نے گھڑی دیکھکر کہا کہ اگر تم کچھ کہنا چاہتے ہو تو کہو۔ کیونکہ تم صرف اب ۵ منٹ تک زندہ ہو۔ پھر تم کو بموجب حکم کے پھانسی دی جائے گی۔ وہ جوان شرابی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور کہنے لگا کہ مجھ کو مرنا ہوگا میرا ایک بھائی تھا جو بہت چھوٹا تھا جس کی خوبصورت نیلی آنکھیں تھیں۔ اور اون کی طرح ملائم بال تھے۔ اور میں اُس کو بڑا پیار کرتا تھا۔ ایک روز میں نے شراب پی لی اور گھر میں آ کر دیکھا کہ باغ میں سے وہ لڑکا کچھ میوہ توڑ رہا ہے۔ شراب کے نشے میں چور ہو کر بغیر سوچے سمجھے میں نے اُس کو ایسے زور سے مُکا مارا کہ وہ فوراً جاں بحق ہوگیا۔ شراب نے یہ نقصان کیا اور میں برباد ہوا۔ میں اس وقت صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی کبھی کبھی شراب نہ پیوے۔ بلکہ نشے والی چیز کو نہ چھوے کیونکہ اس سے سراسر بربادی ہے۔"

کچھ عرصہ سے اخبارات میں ہندو اور مسلمانوں کی باہمی چھیڑ چھاڑ چلی آتی ہے۔ جو اب یہانتک طول پکڑ چکی ہے کہ کھلے چیٹھے اور چٹھیاں نکلنے لگی ہیں ہماری رائے میں ایسے معاملہ کا اس طور سے طول کھینچنا دونوں اقوام کے

مراسلات

ارکان ستہ

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اِلٰفِھِمْ رِحْلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ۔ قریش کی رغبت کے شکریہ میں ان کی اس رغبت کے شکریہ میں جو ان کو سردی اور گرمی کے سفروں سے ہے ان کو چاہئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کیا کریں جس نے اُن کو بھوک کیوقت کھانا دیا اور اُن کو ہر قسم کے خوف سے امن بخشا۔ قریش۔ (ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کا ترجمہ)۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ۔ اللہ اوّل اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے۔ حدید آیت ۳۔ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ۔ البتہ وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ مائدہ ۱۰ رکوع۔ اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ اُس کے بیٹا کہاں سے ہوگا۔ اُس کی تو کوئی جورو نہیں ہے۔ انعام آیت ۱۰۲۔ لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ سُبْحٰنَہٗ ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ۔ اگر اللہ چاہتا تو مخلوقات سے جس کو چاہتا بیٹا بنا لیتا پر وہ پاک ہے وہ اللہ واحد قہار ہے۔ زمر آیت ۴

تصوریہ میں تصور اول کی دوسری صورت وحدت وجودی کی شکل میں مسلمات میں شامل کی گئی ہے اور یہہ وحدت وجودی کعبے کے رب کا اعتقاد ہے اور اس کے معتقد اللہ کا غیر مخلوق بیٹا ماننے سے معذور ہوئے ہیں اور ان کو تین میں کا تیسرا اللہ ماننا کفر نظر آیا ہے۔ اور اللہ کا بیٹا ماننے سے اس وحدت وجودی کے معتقد اس لئے منکر ہوئے ہیں کہ اللہ کی جورو نہیں تھی۔ اور یہہ وہی وجہ ہے جو محکمات قرآن میں بت پرستان عرب کے عقائد کی تکذیب میں پیش کی گئی تھی۔ کیونکہ ان کے عقائد کے بیٹے بیٹیاں اللہ کی جورو ہی سے مانے جاتے تھے۔ پر محکمات کے مصنف نے اللہ کی جورو کا انکار کر کے اللہ کے بیٹے بیٹیوں کا بھی انکار کیا تھا۔ لہذا متشابہات میں بھی اللہ کی جورو سے اللہ کے بیٹے کا انکار کیا گیا اور ہم اس معانی کے انکار کے تسلیم کرنے سے کبھی عذر نہ کریں۔ کیونکہ اس انکار کا انجیلی عقائد سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ اور نہ ہم تین میں کا تیسرا اللہ ماننے کے اعتقاد سے کفر کے الزام کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ انجیل کا اعتقاد نہیں ہے۔ انجیل کا اعتقاد تو تین ایک خدا ہے۔ ہاں البتہ ہم معترض تب ہوں جب کوئی اہل القرآن مخلوقات میں سے کسی کو اللہ کا بیٹا ٹھہرانے کی فکر کریں کیونکہ سورہ زمر کی آیت منقولہ بالا میں اس کے جواز کی راہ نکالی گئی ہے۔

جو آیات میں نے حاضرین کے روبرو ابھی پیش کی ہیں اُن سے مجھے یہ امر دکھلانا منظور ہے کہ قرآن عربی کے متشابہات میں جو وحدت الٰہی تعین کی گئی ہے وہ کعبے کے رب کی وحدت ہے اور وہ وحدت وجودی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اوّل و آخر اور ظاہر و باطن میں جو کچھ متحقق ہے وہ خدا ہی خدا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔

ھُوَ الْاَوَّلُ لَیْسَ قَبْلَہٗ شَیْءٌ۔ یعنے وہ اوّل ہے اس سے پہلے کوئی شے نہیں۔

ھُوَ الْاٰخِرُ لَیْسَ بَعْدَہٗ شَیْءٌ۔ یعنے وہ آخر ہے۔ اس کے بعد کوئی شے نہیں۔

ھُوَ الظَّاھِرُ لَیْسَ فَوْقَہٗ شَیْءٌ۔ یعنے وہ ظاہر ہے اس پر کوئی شے فوق نہیں رکھتی۔

ھُوَ الْبَاطِنُ لَیْسَ دُوْنَہٗ شَیْءٌ۔ یعنے وہ باطن ہے۔ اس کے سوا کوئی شے نہیں ہے۔ اس حدیث کو ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے اپنی تفسیر القرآن بالقرآن کے صفحہ ۱۰۰۱ میں نقل فرمایا ہے۔ غرضیکہ متشابہات کا تصور الٰہی

وحدت وجودی کا تصور ہے اسے دوسرے لفظوں میں ہمہ اوست تعلیم کہتے ہیں۔

میں حاضرین کو یاد دلاتا ہوں کہ اہل القرآن کی وحدت آہی جسے تمام قوم یقین کر رہی ہے اور جس کی تائید و تصدیق صوفی بڑی شدومد سے کرتے ہیں یہی وحدت وجودی ہے اور یہی وحدانیت ہمارے عقاید کے مقابل علمائے قرآن سے لائی جاتی ہے اور یہی وحدت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مفہوم بتائی گئی ہے۔ اور اس کا مقابلہ حاضرین نے اور میں نے محمدی قوم کے درمیان کرنا ہے اور اگر ہم اس تعلیم کی وسیمگی اہل القرآن کے روبرو ظاہر کرسکتے تو ہم یقیناً ہر غالب پہ غالب ہیں۔ باقی آئندہ

ویدک شائستگی

اس کے بعد کا رچہ (دیکھئے ۱۰: ۱۸: ۸) یوں ہے۔

آے ناری سنسار کی طرف واپس چل۔ اُٹھ جس کے پاس تو لیٹنے کو جارہی ہے اُس کا پران نکلگیا ہے۔ چلی آ جس نے تجھ سے بیاہ کرکے تیرا گربھا دھان کیا تھا اُس شوہر کی جورو ہوکر جو تیرے فرائض تھے سو سو تو کرچکی ہے۔"

معلوم ہوتا ہے کہ محبت کے اظہار کے لئے مستان میں ایک مرتبہ مردہ شوہر کے پاس لیٹ جانیکا دستور تھا اس وقت مذکورہ بالا منتر سے اُس بیوی کو تسلی دی جاتی تھی اور اُس کو وہاں سے اُٹھا کر گھر میں واپس کرتے تھے اس رچہ سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ویدک زمانے میں ستیوں کے پھونکے جانے کا دستور مطلق مروج نہ تھا۔

۶۶۔ بیواؤں کا بیاہ۔

رگوید ۱۰: ۴۰: ۲ میں یوں لکھا ہے۔ اے دو نو شون تم دن کو یا رات کو کہاں آتے جاتے ہو یا کہاں پر وقت کاٹتے ہو۔ اور جس طرح بیوہ لیٹتے وقت دیور کی خاطر کرتی ہے۔ یا بیاہی عورت اپنے شوہر کی خاطر کرتی ہے۔ یگ کی جگہ پر اسی طرح خاطر کیساتھ کون تم کو بلاتے ہیں"۔

اس رچہ میں بیوہ کے لیٹتے وقت اپنے دیور کی خاطر کرنے کی طرف اشارا ہے جس سے اُس بیوہ کی بابت دو خیال جاسکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ ایک ایسی بیوہ ہے جس کا چال چلن خراب ہے۔ اور وہ اپنے دیور کے ساتھ صحبتی ہوئی ہے۔ دوئم یہ کہ وہ ایسی بیوہ ہے۔ جس کا بیاہ اپنے دیور کے ساتھ ہوگیا۔ یا جو اپنے دیور کے گھر بیٹھ گئی۔ عموماً ویدک علما اس رچے سے گمان کرتے ہیں کہ ویدک زمانے میں بیواؤں کا بیاہ مروج تھا۔ بیواؤں کا بیاہ ہندو شاستر کے مطابق جائز یا ناجائز ہے اس امر کی بحث کرنا ہمارے اس مضمون کی غرض نہیں ہم محض تحقیقات کرنا چاہتے ہیں کہ ویدک زمانے میں بیواؤں کا بیاہ مروج تھا یا نہیں۔

اقتباس شدہ رچے سے محض اتنی بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ بیوہ اپنے دیور کیساتھ ملتی تھی۔ لیکن وہ جائز یا ناجائز طور پر ملتی تھی۔ اس کا کچھ ذکر نہیں۔

اگر بیواؤں کا بیاہ اُس زمانے میں مروج تھا تو غالباً دیور کے ساتھ ہی ہوا کرتا ہوگا۔ جس طرح انھوں پنجاب کی چھوٹی ذاتوں میں پائی جاتی ہے یعنی جب شوہر مرجاتا تو بیوہ اپنے دیور کے گھر بیٹھ جاتی ہے۔ زمانے کی گردش اور تبدیلی کی وجہ سے اونچے لوگوں میں سے یہ دستور جاتا رہا پر ادنیٰ لوگ جو ہمیشہ سے عموماً ایک ہی حالت میں رہے اس دستور پر اب تک عمل کرتے جارہے ہیں۔ (باقی آئندہ)

مشہور ترین دُم دار ستارہ جسے مشہور ہیئت دان ہالی نے دریافت کیا تھا ۱۲ ماہ رواں کو کراچی میں غروب آفتاب کے وقت دیکھا گیا۔ راولپنڈی۔ اور میانوالی میں بھی نظر آیا۔

حضرت محمدؐ کی زندگی کے حالات

اگر حضرت میں کسی قسم کا نقص تھا تو وہ عورتوں کی محبت کا تھا۔ لیکن فی الواقع یہ محبت بھی اخیر وقت کی تھی۔ کیونکہ پچاس برس کی عمر تک حضرت اپنی پہلی ہی بی بی پر قانع رہے حضرت اس حب النساء کو چھپاتے نہ تھے اور آپ کا قول ہے کہ دو چیزیں دنیا میں مجھے مرغوب ہیں۔ اوّل عورتیں دوسرے عطریات لیکن جو چیز میرے قلب کو سب سے زیادہ تسکین دیتی ہے وہ عبادت ہے۔ حضرت کو اپنی ازدواج کی عمر کی زیادہ پرواہ نہ تھی۔ حضرت عائشہ کی عمر شادی کے وقت کل دس برس کی تھی۔ لیکن میمونہ بنت حارث کی عمر پچاس سال تھی۔ حضرت کی رغبت نسوان اس درجہ تھی کہ ایک روز اتفاقاً اپنے متبنے بیٹے زید کی بی بی کو بلا لباس دیکھکر حضرت نے اس قدر خواہش کی۔ کہ زید کو ضرور پڑا کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے مسلمانوں کو یہ امر بدنما معلوم ہوا لیکن جبرائیل نے جو ہر روز حضرت کے پاس آتے تھے وحی نازل کی۔ یہ فعل پیغمبر کا بے جا نہ تھا۔ اور اس کے بعد معترضین بھی ساکت ہوگئے۔ حضرت نے ایک ہی سال میں چار نکاح کئے لیکن بالمجموع ازدواج کی تعداد پندرہ تھی۔ اور ان میں سے کسی وقت واحد میں گیارہ سے زیادہ نہ تھی۔ یہ تعداد شاید ہم کو اہل یورپ کے خیال میں بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن مشرقی خیال کے مواقق ہرگز زیادہ نہیں ہے۔ اور اگر پیغمبر اسلام نے اُس عاقل ترین سلاطین دنیا یعنے حضرت سلیمان کی جن کا ذکر عہد عتیق میں ہے۔ تقلید کی ہوتی تو اس سے بہت زیادہ ازدواج کیساتھ نکاح کرسکتے ہیں۔ یہ امر کسی قدر مشکوک ہے کہ ازدواج نبی نے حضرت کے ساتھ پوری وفاداری کی یا نہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُنکو اُنکی نااتفاقیوں کی وجہ سے تکلیف پہونچتی تھی۔ حالانکہ میاں بی بی کی نااتفاقیاں جو یورپ میں بہت عام مشرقی اقوام نہایت شاذ ہیں علی الخصوص حضرت

عائشہ کی وجہ سے آپ کو بہت رنج پہونچا اور لوگوں کو سخت بدگمانی کا موقع ملا۔ لیکن حضرت جبرائیل نے جو ہمیشہ مہربان تھے اُن کی عفت کی تصدیق کی۔ اور جب یہ شہادت داخل قرآن ہوگئی تو پیغمبر سلیمن کو شک کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ بالآخر حضرت پر یہ بات ثابت ہوگئی کہ وقت واحد میں بہت سی بی بیوں کا ہونا مفید امر نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنی اُمت کو ایک ہی وقت میں چار بیبیوں سے زیادہ کرنیکی ممانعت کی ہے۔ اس امر کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ عربوں میں تعداد ازدواج کو پیغمبر اسلام نے نہیں جاری کیا بلکہ ان سے پہلے یہ رسم کل اقوام ایشیا میں جا ہے اُن کا کوئی مذہب کیوں نہ ہو مروج تھی۔ اور اس وقت موجود ہے۔ باوجود اس حب نسواں کے حضرت نے انہیں زیادہ نرمی کے ساتھ نہیں یاد فرمایا ہے۔ اگرچہ ایسی سختی تو ان کی نسبت نہیں ہے جیسی کہ عہد عتیق میں پائی جاتی ہے لیکن تاہم قرآن میں انہیں کی شان میں آیا ہے "کیا بیٹی ذات (جو زیوروں میں نشوونما پائے اور جھگڑے کے وقت (اچھی طرح) اظہار مطلب نہ کرسکے (وہ خدا کی شان کے زیبا ہے) (سورہ حرف آیت ۱۸) اور خود آپ کا قول ہے "اے عورتو میں انسان میں تم سے زیادہ کوئی شے ایسی نہیں پاتا۔ جو اس کے ایمان کو اس طرح زائل کردے جیسا تم زائل کرتی ہو۔ وہ شخص کتنا ہی عقلمند اور دور اندیش کیوں نہ ہو"۔ ابو الفدا لکھتا ہے۔ حضرت کا قول تھا کہ مردوں میں تو بہت سے اہل فضل وکمال گزرے ہیں۔ لیکن عورتوں میں کل چار عورتیں صاحب فضیلت ہیں۔ اول آسیہ زوجہ فرعون دوم حضرت مریم ام حضرت عیسیٰ۔ سوم حضرت خدیجہ زوجہ آنحضرت۔ چہارم فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ بجز خدیجہ زوجہ اول کے جن کا شمار افضل نسائے عالم میں ہوا ہے آنحضرت کی اور کسی بی بی کے اولاد نہ تھی۔ حضرت کے خدیجہ سے سات بچے تھے۔ جن میں سے تین صغر سنی میں فوت ہوگئے اور آنحضرت کی کل چار لڑکیاں رہ گئیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور حضرت فاطمہ تھیں جنکی شادی حضرت کے بھتیجے علی سے ہوئی۔ حضرت نے نو بیوائیں چھوڑیں جنہیں دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت نہ تھی کیونکہ ازواج نبی اُمتیوں پر حرام تھیں۔

بعض مورخین کا قول ہے کہ حضرت مرض صرع میں داخل تھے لیکن میں نے مورخین عرب کے بیان میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جس سے اس امر کی نسبت یقینی رائے قائم کی جاسکے۔ رواۃ معاصرین کے قول سے جن میں خود حضرت کی زوجہ عائشہ صدیقہ شامل ہیں۔ اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ نزول وحی کے وقت حضرت پر ایک خاص حالت طاری ہوتی تھی جس میں چہرہ سمٹ جاتا تھا اور جسم میں رعشہ پڑ جاتا اور بالآخر آپ غش کھا کر گر پڑتے تھے۔

مسیحیت اور اسلام

سلسلے کیلئے دیکھو ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

بائبل جن مقامات میں پہونچی اس نے دنیاوی ظلمت اور جہالت کو ایسا دور کیا کہ آج بائبل کے ماننے والے سب سے زیادہ علمی روشنی کے میدان میں سبقت لیگئے ہیں۔ قدرت کے گہرے رازوں کو سب سے زیادہ دریافت کرنے والے بائبل پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ بائبل جیسی کتاب دنیا میں بالکل نہیں پائی جاتی۔ اخلاقی تعلیم میں اُس کا پیمانہ سب سے بڑا ہے اس وقت تک بائبل قریباً ۵۰۰ زبانوں میں ترجمہ ہوچکی ہے۔ قرآن کی عمر تیرہ سو برس کی ہوگئی لیکن اُس زمانے سے لیکر آج تک صرف تیرہ یا چودہ زبانوں میں اُس کا ترجمہ ہوا ہے۔ قرآن اپنی اصلی زبان میں بہر لذیذ کتاب معلوم ہوسکتی ہے لیکن اُس کا ترجمہ دوسری زبانوں میں بالکل بے لذت ہوجاتا ہے۔ یہ صرف انجیل کو ہی شرف حاصل ہے کہ ہر زبان میں لوگوں کو مرغوب معلوم ہوتی ہے۔ قرآن کا سب سے زیادہ ذخیرہ عربی میں ہے عربی تفاسیر دیکھنے سے مسلمانوں کے خیالات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ کہ وہ قرآن کی نسبت کس قدر مختلف رائے رکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ مسیحی علما نے غیر مذہب کی کتابوں کو جس قدر فراخ دلی اور عمیق نظری سے دیکھا۔ اُس کی نظیر دنیا میں ملنا نہایت مشکل ہے۔ نہ صرف اس وقت کی بات نہیں جبکہ مسیحیوں کی سلطنت ہے۔ بلکہ مسیحی رسولوں نے ایسے نازک وقت میں جبکہ اُن کو زمین سر دہرنے کے لئے نہیں ملتی تھی۔ نہایت سرگرمی سے خدا کے کام کو انجام دیا۔ پولوس رسول نے جب مشنری کام کو اختیار کیا۔ اس نے بڑی بہادری اور دلیری کے ساتھ اُس مصیبت کے وقت میں بھی وہ استقلال دکھلایا جس کا نمونہ دوسرے مذاہب کے پیشوا نہیں دکھا سکتے۔ ایسی غربت کی حالت میں بھی مسیحی رسول بیوہ عورتوں اور یتیموں کے لئے ہر طرح سے کوشش کرتے تھے۔ اُن کے اتحاد اور اتفاق کا یہ نتیجہ ہوا کہ سخت متعصب یہودی بھی اُن کی ہمدردی اور تقدس کے باعث جوق جوق مسیحی مذہب میں شامل ہونے لگے۔ اگرچہ بعض مسیحیوں کی غلط فہمی کے سبب مسیحی گروہ میں صحیح اعتقاد کے خلاف بدعتیں پیدا ہوئیں لیکن اُن کے درمیان کبھی علمی جہالت نہیں آئی۔ بلکہ تاریخ کلیسیا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں جبکہ مسیحیوں کی حالت خراب تھی۔ سب سے زیادہ علوم دینی اور دنیاوی میں ترقی کرنے والے مسیحی تھے۔ باقی آئندہ

خاکسار حافظ جان عبد اللہ۔ از لکھنؤ ظہور بخش
۲۷ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

سوراجیہ کی برکتیں

آج کل اہلِ ہنود برٹش حکومت کی بہت مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں سوراجیہ مل جائے تو ملک کی کیا حالت ہوگی؟ یہ ذرا ٹیڑھا سوال ہے۔ اگر آریوں کے زمانہ کی حکومت پر انصاف کی نظر ڈالی جائے اور ان کے طریق انتظام کو برٹش گورنمنٹ کے نظام سلطنت کے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھا جائے تو واضح ہو سکتا ہے کہ برٹش حکومت کے ذریعہ ہمیں کس قدر تمدنی۔ ملکی اور ذہنی ترقیوں کے وسائل مہیّا ہیں۔ تاریخ صاف بتاتی ہے کہ جب آریہ کسی مقام یا ملک پر چڑھائی کرتے تھے۔ تو مالِ غنیمت میں جو لوگ ہاتھ آتے تھے ان کو غلام بنا لیا جاتا تھا۔ نہ تو وہ کسی ملکی خدمتیں حصہ لینے کے مجاز تھے اور نہ محرّری کرنے کا حق انہیں حاصل ہوتا تھا۔ تعلیم کا دروازہ ہمیشہ ان لوگوں پر بند رہتا تھا۔ زیادہ تر وہ لوگ معمولی اور چھوٹے موٹے خانگی کاموں پر مقرر کئے جاتے تھے اور اس خیال سے کہ ملکی معاملات میں کسی قسم کی گڑبڑی نہ ہونے پائے انہیں شودر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ایک بنگالی ہندو نے اخبار انگلشمین میں منو سمتھا (Manu Samhita) کے آٹھویں باب سے چند اقتباسات شایع کئے ہیں۔ جو قابلِ توجہ ہیں:۔

(شلوک نمبر ۲۷۰) "اگر کوئی شودر کسی برہمن کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرے تو اُسکی زبان نہیں سوراخ کر دیا جائے" (شلوک نمبر ۲۷۱) "اگر کوئی شودر کسی برہمن کے نام اور ذات پر حرف گیری کرے تو اسکے منہ میں دس انگل تپتا ہوا لوہا ڈالا جائے"

(شلوک نمبر ۲۷۲) "اگر کوئی شودر اپنے تکبّر و رسوخ کے سبب کسی برہمن کو کچھ مذہبی سبق دے (یعنی اپنے آپ کو برتر ثابت کرے) تو گرم گرم کھولتا ہوا تیل اُس کے منہ اور کان میں بھرا جائے"

(شلوک نمبر ۲۸۰) "اگر کوئی شودر کسی اعلیٰ ذات کے آدمی پر ہاتھ اٹھائے۔ یا کسی اور ذریعہ سے مارنا چاہے۔ تو بادشاہ اُس کے ہاتھوں کو قسم کر دے۔ اور اگر پاؤں قصور وار ہوں تو انہیں کو کاٹ دیا جائے"

(شلوک نمبر ۲۸۱) "اگر کوئی شودر کسی رسوخ یا تکبّر کے باعث برہمن کے برابر میں جگہ حاصل کرے تو بادشاہ کو مناسب ہے کہ اُس کی کمر پر سرخ لوہے سے داغ دے یا جہاں تہاں اس کے سرین کو اس طرح کاٹ ڈالے کہ جس سے وہ ہلاک نہ ہو۔ اور تب اُس کو شہر بدر کرے"

(شلوک نمبر ۴۱۳ و ۴۱۴) "اگر کوئی برہمن اپنی شہرت و عزت کے سبب کسی دوسرے برہمن سے بلا اُس کی رضامندی حاصل کئے پاؤں صاف کرائے تو اُس پر چھ سو پن جرمانہ کیا جائے۔ اس قسم کے کام صرف شودروں ہی سے لئے جائیں۔ خواہ وہ اپنی ملکیت ہوں یا نہ ہوں۔ کیونکہ خدا نے انہیں ایسے ہی کاموں کے لئے خلق کیا ہے"

یہی ہندو قانون و انصاف تھا۔ اور یہی وہ قانون تھا جس پر آریہ سلطنتیں عملدرآمد کرتی رہی ہیں۔

(پی۔ ایل۔ ایس)

ضرورت

۴ ۴

تین ایسی عورتوں کی جو ہندی۔ اُردو حساب جغرافیہ وغیرہ اپر پرائمری جماعتوں تک پڑھا سکتی ہوں۔ اور سلائی اور اون کا کام بھی سکھلا سکتی ہوں ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ۱۰ عہ۔ ۱۵ عہ۔ ۳۰ عہ روپیہ تک دیجاوے گی۔ ہندی جاننا ضروری ہے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

الشتہر پادری احمد شاہ۔ ایس پی جی ہمیرپور۔ ممالک متحدہ

۲/۲

ضرورت:۔ میموریل ٹریننگ ڈسکہ کے لئے جو ایک اینگلو ورنیکولر مڈل سکول ہے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

پادری جے۔ اے۔ الگزنڈر۔ ڈسکہ۔ پنجاب۔

جان ولیم

ایک پادری کی قربانی کی دلچسپ و سبق آموز سرگذشت

ابتدائی حالات

جان ولیم ۲۹ جون سنہ ۱۷۹۶ء کو لندن میں پیدا ہوا۔ اور اعلیٰ آدمیوں کی طرح اُس کی ترقی کا موجب اُس کی لائق و فائق ماں کی تعلیم و تربیت ہی تھی۔ اُس کی ماں اُس کو ہر روز صبح و شام پرستش گاہ میں لیجایا کرتی تھی۔ اتنی تعلیم جتنی کہ اس وقت تجارتی کاروبار کیلئے کافی تھی حاصل کرنیکے بعد ولیم کو تجارت کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ وہ کچھ عرصہ تک مسٹر ٹونکن کے زیر اثر جو کہ لندن میں اشیاء ساختہ آہن فروخت کرتے تھے۔ کام کرتا رہا۔ اُس کا آقا اُس کو صرف تجارتی کاروبار ہی سکھاتا تھا۔ مگر یہ انتظام جلدی ہی بگڑ گیا۔ ولیم کو بہ نسبت تجارت کے کاریگری کا زیادہ شوق تھا۔ اور وہ جب کبھی موقعہ پاتا تو کاریگروں کو کام کرتے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔ کھانا کھانے کا وقت آتا تو وہ اکثر ورکشاپ میں چھپ کر چلا جاتا اور جو کچھ وہ کام کر سکتا تھا کرتا۔ بغیر کسی سے سیکھے وہ جلدی ہی ایک ماہر کاریگر بن گیا۔ اور آخر کار اُس کے آقا نے حکم دیا کہ اُس کی اچھی طرح واشت و پرداخت کی جاوے۔

دھرم کی چاہ

جبکہ وہ نوجوان ہوا تو کچھ عرصہ تک مذہب کی طرف سے بالکل لاپرواہ رہا۔ مگر جب اُس نے یہ اُپدیش پڑھا کہ وہ آدمی جس نے تمام دنیا کو حاصل کر لیا ہے۔ مگر اپنی روح کو کھو دیا ہے۔ اُس کو کچھ فایدہ نہیں ہو سکتا۔ تو اُس کو اپنی زندگی پر افسوس اور عاقبت کا فکر محسوس ہونے لگا۔ اور وہ ایک سچا عیسائی بن گیا۔ پھر اُس کی یہ خواہش ہوئی کہ پرچارک بن جائے اس نے لندن کی پرچارک سوسائٹی نے تعلیم حاصل کرنیکے بعد اس دھرم کو سنہ ۱۸۱۷ء میں وہ پرچار کرنے کے لئے بھیجا گیا انگلستان سے روانہ ہو جانے کے بعد یکسال بعد ولیم

جزائر امیو میں جس کا تعلق جزائر سوسائٹی سے ہے اُگر ترا اور پرچار کرنا شروع کیا۔ اس وقت اُس کو بڑی خوشی ہوئی جبکہ اُس نے دیکھا کہ وہ باشندے جو کہ پیشتر زندہ انسانوں کی قربانی کرتے تھے۔ اب ایک سچے ایشور کی پرستش کرنے لگے ہیں۔

ایک اور جزیرہ میں

ولیم ایک اور پرچارک کے ساتھ رائٹیسیا کے مشہور جزیرہ میں بھیجا گیا۔ وہاں تمام گھر کے سارے کاموں کے لئے ایک کمرہ بنا ہوا تھا اور چونکہ یہ اخلاق کے لئے ناموزوں تھا۔ اس لئے ولیم نے ارادہ کیا کہ ایک مکان اپنے ساتھیوں کے لئے اس طرز کا بنایا جائے کہ آدمیوں کی طبیعت اس کی طرف خودبخود رجوع ہو۔ مکان باہر سے لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اُوپر سے چونے سے پلستر کیا ہوا تھا۔ جس کو کہ اُس نے سمندر کے کنارے پر پڑے ہوئے کنکروں کو جلا کر بنایا ہوا تھا۔ اس نے ایک باورچی خانہ ایک صحن اور ایک پھلواڑی بنائی۔ عمدہ میزیں۔ کرسیاں اور پلنگ اس نے اس طرز کے بنائے کہ جو انگریزی گھروں کی طرز سے بالکل مشابہ تھے۔ اس قسم کی کوئی شے رائٹیسیا میں پہلے نہ دیکھی گئی تھی۔ اس کا اثر فوراً ظاہر ہوا یعنی یہ کہ لوگوں نے جلدی ہی اُس نمونے کی جو اُن کے پیش نظر تھا نقل کرنی شروع کی اور اب ولیم کے پاس ہر وقت یہ درخواستیں آنے لگیں۔ کہ اس طرح کے مکان بنانے سکھا دیں اور ولیم کی امداد سے بہت سے آدمی اچھے کاریگر بن گئے۔ شکر سازی کا کام بھی جاری ہوا جس کو کہ باشندوں نے بڑی کامیابی کے ساتھ سیکھ لیا۔ ان طریقوں سے باشندگان کی بہت سی جاہلانہ باتیں دور ہو گئیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان کی اخلاقی اور سوشل حالت سدھر گئی۔ اُن کو ترغیب دی گئی کہ وہ جزیرہ کے لئے کچھ قواعد مقرر کریں۔ مگر ان ریاضتوں کے ساتھ ہی ساتھ پرچار کا کام بھی مدنظر رکھا۔ ولیم نے ایک مدرسہ قائم کیا۔ جس میں کہ وہ روزانہ پڑھانے جایا کرتا تھا۔ اور وہ بہت سا وقت طرح طرح کی میٹنگوں کے اجلاس میں صرف کیا کرتا تھا۔ وہ اتوار کا تمام دن پرچار اور تعلیم دینے میں صرف کرتا تھا۔

دوسرے جزیروں میں کام

ولیم نے دو لائق پرچارک جزیرہ اٹیوٹا کی نامی میں بھیجے۔ اور وہاں کے بڑے بڑے افسروں نے یہ وعدہ کیا کہ ہم اُن کی حفاظت کریں گے۔ جب ولیم سڈنی سے واپس آیا تو اُسے اٹیوٹا کے بادشاہ کی طرف سے یہ پیغام ملا کہ ولیم اگر بذات خود یہاں آوے تو ہم اپنے بتوں اور مندروں کو مسمار کر دینگے اور خدا کے احکام کو مانیں گے۔ ولیم معہ چھ اور پرچارکوں کے وہاں گیا۔ مگر جب یہ نیک دل ۴ جولائی سنہ ۱۹۲۳ء کو وہاں پہنچا تو اُسے معلوم ہوا کہ جس بات کا وعدہ بادشاہ نے کیا تھا وہ پہلے ہی پورا ہو چکا۔ یعنے مندر تڑوا دیے گئے۔ اور بُت اُن کی بت پرستی کے چھوڑنے کی یاد میں رائٹیسیا کو بھیج دیئے گئے اور اس جزیرے میں کوئی بھی ایسا آدمی نہ تھا کہ جو بت پرستی کو مانتا ہو۔ ولیم اُس جزیرہ میں چند بار سڑونگا جزیرے کے باشندوں سے ملا اور اُن میں سے چند کو اپنے ساتھ لیکر وہ جزیرے کی تلاش میں نکلا۔ ان کو باد مخالف کی وجہ سے اتنی دیر لگی۔ کہ ان کی رسد ابھی باقی نہ رہی۔ کپتان کہنے لگا کہ اب یا تو جزیرہ کی تلاش چھوڑ دینی چاہئے اور نہیں تو فاقہ کشی کرنی پڑیگی۔ ولیم نے کہا کہ آدھ گھنٹہ اور تلاش کرو اگر کامیاب ہو گئے تو خیر ورنہ گھر واپس چلے چلیں گے۔ آدھ گھنٹہ کے اندر اندر جزیرہ دریافت ہو گیا۔ مگر وہاں کے باشندے بالکل وحشی تھے۔ اس لئے پرچارکوں نے وہاں رہنا بالکل منظور نہ کیا مگر ایک شخص پیپا نامی نے اپنی بیوی سمیت رہنے کا وعدہ کیا۔ بشرطیکہ ایک ساتھی اُس کے ساتھ رکھا جائے۔

ولیم کا راروٹونگا کا پہلا انتظام ناقابل اطمینان رہا۔ اسلئے اس نے دوبارہ ایک اور ساتھی کے ساتھ وہاں جانے کا ارادہ کیا۔ اُس کا نہایت ہی جوش کیساتھ خیر مقدم کیا گیا اور ۷۰۰۰ آدمی جو کہ بت پرستی چھوڑ چکے تھے اُسکا انتظار کر رہے تھے۔ کہ اُسکی تعلیم ہی کریں۔ ولیم نے وہاں جاکر پرچار کرنا اور اپدیش دینا شروع کیا۔ اور ایک گرجا تعمیر کرایا اور کچھ قوانین مقرر کئے۔ باقی آئندہ

ملک کنعان کی سیر

اس شہر میں حبشی بہت ہیں جو عموماً مزدوری پیشہ ہیں۔ سگریٹ نوشی کا رواج یہاں کمال کو پہونچا ہوا ہے۔ مزدور کے سر پر بوجھ ہے اور منہ میں سگریٹ۔ مجھے اجنبی ہونے کی وجہ اور زبان کی ناواقفی کے باعث اکثر نقصان اُٹھانا پڑتا رہا۔ میں ایک دوکان پر روٹی کھانے گیا۔ مجھ سے اُس نے قریباً دوگنی قیمت لے لی۔ عموماً یہ لوگ اسی طرح سے مسافروں کو لوٹتے ہیں۔

بیروت سے جو ریلوے دمشق کو جاتی ہے وہ فرانسیسی کمپنی کی ہے۔ ریلوے پر کوئی جنگلہ نہیں۔ بیروت سے دمشق کا ریل کا کرایہ درجہ اول ... اور درجہ سوم کا ... مسافت صرف ۸۰ میل ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کا لباس عموماً یوروپین اقوام کا سا ہے۔ صرف نام سے پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ مسیحی ہے یا مسلمان۔ میں سلطانی بنک میں روپیہ لینے کے واسطے گیا تو جس کلرک سے میں نے روپیہ لئے وہ بالکل مسیحی معلوم ہوتا تھا۔ مگر جب نام معلوم ہوا تو حضرت خلیل مسلمان نکلے۔ یہاں ریل کی عجیب کیفیت ہے۔ ریل بازار میں سے گزرتی ہے اور جنگلہ نہیں۔ لوگ بازار میں گاڑیوں پر چڑھ بیٹھتے ہیں۔ بڑا عجیب معلوم ہوتا ہے۔

یہاں اشتہار بغیر فیس کورٹ لگائے مشتہر ہونے نہیں دیتے۔ نہ کسی دیوار پر چسپاں کرنے دیتے ہیں۔ اشتہار خواہ مفید عام ہوں۔ یا مفید خاص ہر ۲ پائی فی نوٹس گورنمنٹ کو دینا پڑتا ہے۔ یہ شہر یورپ اور ایشیا کا گویا مشترکہ بندرگاہ ہے۔ یہاں فرانسیس آسٹریا۔ انگلستان اور دیگر ممالک کے اپنے اپنے ڈاکخانہ ہیں۔ جس ملک کو خط بھیجو خواہ وہ ٹرکی ہو یا یورپ۔ یا ایشیا ۲ سے کچھ زیادہ ہی محصول دینا ہوتا ہے۔

بیروت اگرچہ اسلامی شہر ہے۔ مگر مسلمانوں کی

طرف سے علمی ترقی کا کوئی ایسا انتظام قائم نہیں جو شبہ اور قابل ہو۔ مگر جو علمی ترقی کے سامان مسیحیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ امریکن مشن کا یہاں ایک بڑا مشن کالج ہے چھاپہ خانہ اخبارات مسیحیوں کی طرف سے شایع ہوتے ہیں۔ عربی کی تمام علم و دین کی کتب بھی شایع کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی اعلیٰ دینی کتب جس قدر شایع ہوتی ہیں عموماً بیروت کے مسیحی چھاپہ خانہ سے شایع ہوتی اور ہوتی رہتی ہیں۔

دمشق

یکم دسمبر کو میں بذریعہ ریل دمشق کو روانہ ہوا۔ چاروں طرف برف پڑی ہوئی تھی۔ یہ لائن پہاڑوں سے گذرتی ہوئی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ۵ ہزار فٹ بلند پہاڑ پر سے گزرتی ہے۔ اس پہاڑ پر بہت دیودار کے درخت ہیں۔ یہ لبنان کا پہاڑ ہے۔ اسی جگہ سے حیرام نے سلیمان کے عہد میں ہیکل کے واسطے لکڑی بھیجی تھی۔ جیسا کہ ۱ سلاطین ۵: ۸: ۹ میں مرقوم ہے۔ حیرام نے سلیمان سے کہلا بھیجا تھا کہ جو کچھ تو نے مجھ سے منگوایا۔ میں نے سمجھا اور میں تیری خواہش کے مطابق سرو کی لکڑی اور صنوبر کی لکڑی کی بابت عمل کرونگا اور میرے چاکر انہیں لبنان سے سمندر تک اُتار لاوینگے۔ اور میں انہیں بیڑا بندھوا کے سمندر کی راہ سے اُس جگہ تک جہاں تو ٹھہرایگا پہونچا دونگا۔ اس رستہ میں ایک گاؤں ہے جو مسلمانوں کے اعتقاد کے موافق وہ جگہ ہے جہاں قائن نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ مگر شکسپیر ہابیل کا مقتل دمشق بتلاتا ہے۔ دمشق کی مشہور ندیاں ابانہ و فرفر ریل کی لائن کے ساتھ ساتھ ۲۰-۲۵ اسٹیشن پر چلتی ہیں۔ یہ وہی ندیاں ہیں جن کی نسبت نعمان سریانی کہتا تھا کہ کیا دمشق میں ابانہ و فرفر یردن دریا سے بہتر نہیں۔ جیسا میں قیاس کر سکتا ہوں جیسا کہ ۲ سلاطین ۵: ۹: ۱۲ میں مرقوم ہے۔ چنانچہ نعمان اپنے گھوڑوں اور اپنی گاڑی سمیت آیا اور الیشع کے گھر کے دروازے پر ٹھہرا۔ تب الیشع نے اُسے کہلا بھیجا جا اور یردن میں غوطہ مار کہ تیرا بدن پھر بحال ہو جائیگا اور تو پاک ہوگا۔ ایں یکہ

لطف و سخن

غزل

رقم ہو وصف کیونکر اے خدائے عزّو شاں تیرا
نُورو الامر تبت ہی۔ میں ہوں بندہ ناتواں تیرا
بہت کھوجا بہت ڈھونڈھا نہیں ملتا نشاں تیرا
تیرا جو پا کدھر جائے؟ پتا پائے کہاں تیرا!
کرے مدحی کا دعوٰی حقیقت کیا ہے انساں کی
بھلا اس خاک کے پتلے سے کیا ہوگا بیاں تیرا
سوا اس کے دل شیدا نہیں کچھ آرزو رکھتا
مرا سر ہو الٰہی اور ہو وے آستاں تیرا
تیرے ہی مطبخ رحمت سے ملتی ہے غذا سب کو
تو ہی رازق ہے اور محتاج ہر پیر و جواں تیرا
مجھے کیا کیا نہ تو نے نعمتیں بخشیں مرے عیسیٰ
ادائے شکر کر سکتی نہیں میری زباں تیرا
مرے ہی واسطے تو نے جلالی شاں کو چھوڑا
مرے ہی واسطے خوں پسلیوں سے تھا رواں تیرا
نہیں ہے اپنے اعمالوں سے کچھ امید بخشش کی
ولیکن ہے بھروسا اے شفیع عاصیاں تیرا۔
اگر ہے موت کے سایہ کی وادی سامنے ذاکر
پریشاں دل میں تو مت ہو خدا ہی پاسباں تیرا

(رقم تامس شیرنگ ذاکر دہیر مئی)

رباعی

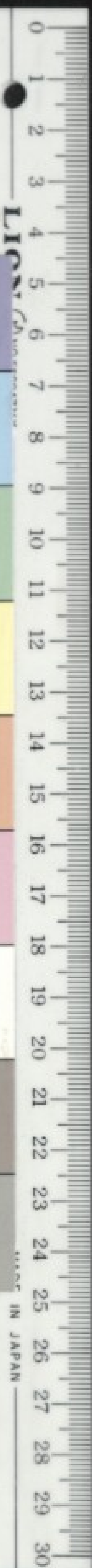
کہاں نوشیرواں باقی کہاں قاآن دہر
جو باقی رہ گئے وہ ہیں بس خستہ جان دہر
نفس کو اپنے غنیمت سمجھو اے تائب
سرائے دہر میں تم بھی ہو مہمان دہر

(تائب لودیانوی)

انقلاب

ہوا بدلی چمن بدلا ہے رنگ آسماں بدلا
ہوا گل بلبل سے بدلا اور گل سے باغباں بدلا۔
ہے بدلی یوں خدا سے سب خلائق اس زمانے میں
کہ وحشت مصر سے جیسے غبار کارواں بدلا۔
کہاں احباب وہ اب محفلیں ہی اُٹھ گئیں ساقی
نظر بدلی تو بدلی تھی خیال دوستاں بدلا
ہماری رنگ آمیزی ہے ورنہ ہے کہاں اُلفت؟
یہ مہر جاں نوازی دشمنی کا امتحاں بدلا
عجب ضدیں بنی ہیں ہجر و وصل کے یہ مسئلے
جو بدلا نیک یہ پہلو تو وہ طور زباں بدلا۔
ہماری آرزو بھی آرزوؤں میں کوئی ٹھہری
لیا جو نام ملت کا گبر سے مسلماں بدلا
ہمیں من انقلاب ہند نے کیا کیا دکھائے ہیں
کبھی اپنے مکیں بدلے کبھی اپنا مکان بدلا۔
نہ بدلا رسم و راہ کو تو نے اپنے اے زمین ہند
اگرچہ لاکھ تجھ سے آسماں بدلا۔ زماں بدلا
کہاں اقبال پستی میں ہے ہم کو اوج کا خطرہ
نہ جائے ہم سے شاید یہ بھی اب لطف گماں بدلا
وطن بیکس سمجھ کے ہم تو نے وحشت میں چھوڑا
مناسب ہو چلیں تجھ سے ترے پیر و جواں بدلا
رہے واماندہ ہم اور قافلے سب بڑھ گئے آگے
تری گردش نے آ کے عنصر ہی اپنا کہاں بدلا
تری حالت پہ اب غیروں کو بھی تو رونا آتا ہے
غضب کا تیرے نالوں نے ہوا اب طرز فغاں بدلا
بدل جائے نہ کوئی تجھ سے تائب ہو کچھ ایسے
زمین شعر بدلی۔ سخن۔ و طرز بیاں بدلا۔

جارج ملٹن تائب لودیانوی
حال مقیم انبالہ۔



انتخاب الاخبارات

سیر گلشن

کرو سیر گلشن کی ہر بار دیکھو
کبھی گل کو دیکھو کبھی خار دیکھو
یہ ہر جا رسوا اس کا اظہار دیکھو
بہرگام اُس کی قدرت کا بازار دیکھو
خودی کے جو پردوں میں دلبستگی تھا
خدا کا کُھلے پردے دیدار دیکھو
گر حق نے ہر دو شئی تم کو بخشی۔
ذرا کھول کر آنکھیں اے یار دیکھو

مذکورہ بالا اشعار لاہور کے جناردہن گارڈن میں ایک چوبی تختی پر لکھے ہوئے رکھے ہیں۔ جن اصحاب کو پنڈت جناردہن کے باغ کی اس وقت سیر کرنے کا موقعہ ملا ہوگا جبکہ وہ زندہ تھے تو اُنہوں نے باغ کو ایک بارونق حالت میں دیکھا ہوگا۔ لیکن اُن کی موت کے بعد باغ کی جو اس وقت خستہ حالت ہو رہی ہے وہ زبان حال سے کہہ رہی ہے۔

ذرا کھول کر آنکھیں اے یار دیکھو

ہم نے چند روز ہوئے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ اور جناردہن کے اس شالامار کو ایک اجڑا دیار پایا۔ فوارے بند ہیں مورتیں ٹوٹی پڑی ہیں۔ روشوں پر کوڑا کرکٹ ہے۔ جا بجا گوبر پڑا ہے۔ کمرے مقفل ہیں۔ در و دیوار سے یاس ٹپک رہی ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ کھنچ رہا ہے۔ انسان جیتے جی کیا خیالی پلاؤ پکاتا ہے۔ موت تھپیڑ لگاتی ہے اور وہ روتا ہوا چل دیتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو اپنے دل کو دنیا کے ہاتھ فروخت نہیں کرتا بلکہ دنیا میں رہتا ہوا بھی پرماتما میں رہتا ہے۔ موت اُسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ کیونکہ اس کا گلشن خزاں کے جھونکوں سے اوپر ہے۔ (اندر)

اخبارات کے متعلق نیا مسودہ

معلوم ہوا ہے کہ ایک بہت سخت مسودہ انضباط اخبارات عنقریب لیجسلیٹو کونسل ہند میں پیش ہونے والا ہے۔ اس کی وجہ سے اخباری دنیا میں بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن اچھی روش پر چلنے والے اخبارات کے لئے جو حاکم اور محکوم دونوں کے بچے وکیل ہیں کسی قسم کے سخت سے سخت قانوں سے خوف زدہ نہ ہونا چاہئے (راجپوت گزٹ)

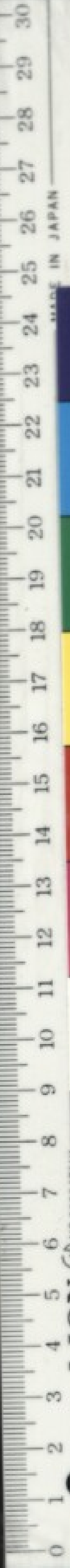
زار روس بطور ایک سنتری کے

ایک قصہ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح سے زار نے مثل خلیفہ ہارون رشید کے دو گھنٹے تک ایک معمولی سپاہیانہ وضع میں سفر کیا۔ مقام لیوڈیا کے شاہی گزٹ سے سرکاری طور پر رپورٹ کیا گیا ہے کہ شاہ روس سولہویں توپخانہ کی پلٹن کے ایک معمولی سپاہی کی پوشاک پہنے ہوئے اور پورے اسلحہ سے یعنے ایک بندوق ۱۲۰ کارتوس اور ایک پانی سے بھرے ہوئے شیشہ لئے ہوئے تھے۔ زار اکیلے ہی سفر کرتے تھے۔ بلا شناخت کئے جانے کے اُنہوں نے افسروں کو سلام کیا اور اس طرح پر خود موقعہ حاصل کیا کہ سپاہیانہ زندگی کے اصلی حالت کو معائنہ کریں نہ کہ اس حالت کو جو شاہی قواعد کے وقت ظاہر کی جاتی ہے۔

ایک دوسری روائت لیوڈیا سے غیر سرکاری طور پر معلوم ہوئی ہے کہ زار روس ہمراہی ایک ایڈجوٹنٹ کے باغوں میں سیر کر رہے تھے۔ جب اتفاقاً اُنہوں نے ایک سنتری کو جریان خون کی بیماری میں مبتلا پایا۔ اس سپاہی نے بیکار کوشش کی کہ بادشاہ کو معلوم کرے۔ بادشاہ نے فوراً ہی ہمراہ سپاہ سالار کو بھیجا کہ سپاہی کو حکم دے کہ اپنا کام چھوڑ دے۔ اور اپنی نسبت ڈاکٹر کو رپورٹ کرے لیکن سپاہی نے یہ کہکر کام چھوڑنے سے انکار کیا کہ وہ اپنی حلف کی وجہ سے اسبات کا پابند ہے کہ چاہے مرجاوے لیکن بغیر سبکدوش کئے ہوئے وہ اپنی جگہ کو نہ چھوڑے۔ تب شاہنشاہ خود اس سپاہی کے نزدیک آئے اور اُس سے یہ غور کرنے کو کہا کہ روس حلف کی رو سے وہ پابند ہے کہ پہلے اپنے شاہنشاہ کی فرمانبرداری کرے اور اس فوجی ضابطے کے بموجب خود زار روس ہی کو ہمراہی اپنے محافظ افسر کے یہی حق حاصل ہے کہ سنتری کو سبکدوش کریں۔ زار روس نے اس سپاہی کو حکم دیا کہ اپنی بندوق انہیں دے اور فوراً ہی چلا جائے۔ زار روس خود اُس کا کام کرنے کے لئے اس وقت تک کھڑے رہے جب تک محافظ سپاہ سالار نے دوڑ کر خود شاہی سنتری کو سبکدوش نہیں کیا۔

امپیریل کونسل اور حضور وائسرائے

کلکتہ میں ۲۵ جنوری کو ساڑھے پانچ بجے دن کے امپیریل کا اول اجلاس ہوا۔ حضور وائسرائے صدر نشین تھے۔ مسٹر گوکھلے۔ دادا بھائی۔ بھوپندرناتھ بوس مہاراجہ بردوان۔ مسٹر سنہا اور تمام یوروپین ممبر حاضر تھے۔ چالیس تماشائی تھے جن میں کئی لیڈیاں بھی تھیں۔ آفیشل ممبروں نے ملک معظم کی اطاعت کا رسمی حلف اُٹھایا۔ یوروپین ممبروں نے بائبل کو بوسہ دیا اور رجسٹر میں نام لکھے۔ مہاراجہ بردوان نے ایک چھوٹی کتاب اپنی جیب سے نکالکر حلف لیا۔ مسٹر سنہا نے دوسرے اجلاس میں ایک مسودہ پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ اس کے بعد حضور وائسرائے نے افتتاحی تقریر فرمائی جو تحریری تھی۔ عام حالت کا ذکر کرتے ہوئے گورنمنٹ ہند اور کونسلوں کی پچھلی تاریخ بالتفصیل بیان فرمائی۔ فرمایا گو اصلاحات اجرا کیا گیا ہے۔ مگر ہم ماضی کو ایک نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ترقی تعلیم سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اور اہل ہند کے دلوں میں ایک نئی خواہش پیدا ہوگئی۔ جس کی وجہ سے کونسلوں کی اصلاح اور توسیع لازم ٹھہری۔ آگے جا کر حضور وائسرائے نے



چین اور ٹرکی کی بیداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اصلاح یافتہ کونسلوں کے سامنے ایک زمانہ ہے جس میں وہ اپنا استفادہ اور فیض رسانی اچھی طرح ظاہر کر سکتی ہیں۔ انارکسٹانہ جرائم کا ذکر کرتے ہوئے مظفرپور کے حادثہ کا چرچا کیا اور اس کے بعد جو انارکسٹی کارروائیاں ہوئیں۔ اُن کا تذکرہ فرمایا اور آخیر میں منشی شمس العالم کے ہولناک قتل کا اشارہ کیا۔ فرمایا منشی شمس العالم وفادار افسر تھے۔ گورنمنٹ نے اپنی پالیسی کا خاکہ کھینچ لیا ہے۔ اس قسم کے حوادث ہمیں اپنا فرض ادا کرنے سے باز نہیں رکھ سکتے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ کونسل کے ممبر ہماری وفاداری اور نیکوخواہی سے مدد کریں گے۔ اہل ہند کے مذاہب جو تعلیم دیتے ہیں وہ انارکزم کے سراسر خلاف ہے۔ ایجی ٹیشن کی ہموار اور سکون سطح کے نیچے جو سپرٹ ہے۔ اُس کا استیصال لازم ہے۔ اخلاقی تربیت سے اُس کی بیخ کنی ممکن ہو سکتی ہے میرے عہدہ کی میعاد قریب الاختتام ہے۔ مگر اُمید ہے اس کے دوران میں ثمرہ اچھا برآمد ہوگا کچھ عرصہ ہوا مجھے ہندوستان کے آئندہ زمانہ کی نسبت جتنی تشویش پیدا ہوئی تھی۔ اب اتنی نہیں ہے۔ (سراج الاخبار)

قابل دید صناعی کی چیزیں نمائش لاہور میں

لائل پور کے ایک مستری کی دودھ دھونے کی مدہانی بڑی بُری حالت میں پڑی ہے۔ مگر یہ مدہانی بڑے کام کی چیز ہے۔ ایک طرف ایک ہتّے کو گھماتے جانے سے بہت جلد دودھ بلویا جاتا ہے۔ دونوں طرف سے رسیاں کھینچنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مستری سراج الدین نے ایک قلم بنائی ہے جس کے اندر سیاہی خود بخود بھری جاتی ہے اور اُسمیں سے آہستہ آہستہ خرچ ہوتی رہتی ہے۔ رائے شمبر ناتھ دہلی کی بُنی ہوئی اشیا اگرچہ مختلف کمروں میں پڑی ہوئی ہیں۔ مگر اشیا دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت سوچنے والی ایجادوں کے دلدادہ ہیں۔ اسی کمرے کے اندر اُن کا بنایا ہوا ٹین کا ایک ٹب پڑا ہے اُس کے تین حصّے ہیں۔ نیچے کے حصّے میں نمک مصالح ملا ملایا رکھا رہتا ہے اوپر کا حصّہ دال پانی کے واسطے ہے۔ اور اس کے اوپر ایک ٹوپی ہے جس میں نمک مصالحہ بھر کر ڈالا جاتا ہے۔ اگر دو گلاس ماپ دال ڈالی ہے تو دو ٹوپی بھر کر نمک مصالحہ ڈال دینے سے نمک درست آتا ہے غرض گھروں کے لئے ایک کارآمد شے ہے۔ آرائین دو آبے اینڈ سنز لاہور نے ایک ٹپی بنا کر رکھی ہے جس کے ٹانگ پر باندھ دینے سے وضع حمل آسانی سے ہوتا ہے رہتک کے ایک مستری نے حقہ بنا کر بھیجا ہے جو دراصل بکس ہے۔ اور اس بکس کے اندر ایک چیز بند ہے چار ظرف چار خانے ہیں۔ ایک میں ٹوپی رکھی جاتی ہے۔ ایک خانہ میں حقہ ہے ایک میں نالی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ اور جو کچھ رکھنا چاہیں رکھ سکتے ہیں اور پھر بکس بند کا بند کوئی خیال بھی نہیں کر سکتا کہ یہ حقہ ہے۔

سودیشی گھڑی

ریاست گوالیار کی ہاتھ کی بنی ہوئی گھڑی کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جہاں یہ گھڑی وقت دیتی ہے۔ وہاں اگر کسی کارخانہ میں رکھی ہو تو نوکروں کی حاضری کے وقت کو خود بخود نوٹ کرتی جاتی ہے جو نوکر آتا ہے اپنے نمبر (لوہے کی چٹ) کو ایک اس گھڑی کے ایک سوراخ میں رکھدیتا ہے۔ بس جس وقت وہ آیا ہے وہ وقت گھڑی کے اندر ایک کاغذ پر معہ نمبر کے چھپ جاتا ہے۔ کلرک رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی کمرے کے اندر ایک شخص نے ایک ترازو بنا کر رکھا ہے جس میں بٹوں کی ضرورت نہیں ہے اس کے ایک طرف چیز رکھنے کا پلڑا ہے دوسری طرف خالی ہے۔ ڈنڈی پہ حرف نشانات میں اُٹھانیکو دھاگا ہے چیز رکھکر دھاگے کو آگے پیچھے کر دیں جن نشانات پر ترازو ٹھہر جائے اُن سے وزن جانا جاتا ہے۔ بمبئی کے ایک صاحب نے لکھنے والی سیاہی کا ست نکالا ہے تھوڑا سا پانی میں گھول لیا بس سیاہی لکھنے کے واسطے تیار ہے سریام اینڈ سنز پشاور نے ایک لکڑی ہی کا [illegible] کیلنڈر بنایا ہے ایک چھوٹے سے بکس کے اندر ۳ بیلنے دیئے ہیں۔ ایک پر مہینے دوسرے پر تاریخیں اور تیسرے پر دن علیحدہ علیحدہ لپٹے ہوئے ہیں۔ باہر سے بیلنے کو دو انگلیوں سے گھمانے سے مناسب مہینہ دن تاریخ سامنے کر لیجاتی ہے قیمت صرف ۸ ہے سودیشی کاغذ لفافے۔ پن۔ ہولڈر۔ سیاہیاں وغیرہ سب اس کمرے میں رکھی ہوئی ہیں

کیمیکل

اس میں موم بتیاں۔ ادویات۔ عطریات۔ تیل صابن وغیرہ رکھے ہوئے ہیں۔ مسٹر پی سی اکشت داس نے چاولوں کو ایک قسم سے تیار کیا ہے۔ یہ چاول کمزوروں بیماروں مسافروں وغیرہ کے واسطے بلا محنت خوراک کا کام دیتے ہیں۔ سرد پانی میں ڈال دینے سے کچھ عرصہ میں کھانے کے لائق تیار ہو جاتے ہیں۔ بنگال کیمیکل اینڈ فارمیسیوٹی کل ورکس کلکتہ اور ہلک فارمیسی بمبئی اعلیٰ پیمانے پر ڈاکٹری عرق کے ست وغیرہ ادویات ہندوستانی ادویات سے تیار کرتی ہیں اور ہندوستانیوں کا فرض ہے کہ ایسی کمپنیوں کی امداد کریں۔ میاں بدرالدین پشاوری کے صابون سے بنائے ہوئے ناسپاتی۔ سیب۔ بہی۔ آم۔ انڈے۔ کریلہ۔ شریفہ وغیرہ نہایت ہی نفیس ہیں۔ دیکھنے سے تو معلوم ہوتا ہی نہیں کہ اصلی ہیں یا مصنوعی۔ اور طرفہ یہ ہے کہ ہر ایک کے اندر سے اس چیز کی بھینی بھینی خوشبو بھی آتی ہے (زندہ دل)

اردو اور فارسی زبانوں کی اعلیٰ قابلیت کے سرکاری امتحانات ۱۵ تا ۱۸ مارچ کو لئے جائینگے۔

گلدستہ اخبار

طغیانی حیدرآباد کی تباہ شدہ آبادی ناموار کے لئے حضور نظام نے عمدہ مکانات قطار وار تعمیر کرائے۔

احمد آباد میں ایک سائینس انسٹی ٹیوٹ جاری کرنے کو سیٹھ جنیو بھائی نے چار لاکھ روپیہ دیا ہے۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے دس ہزار ۲۰۴ مرے صوبجات متحدہ میں ۴۹۰۲ پنجاب میں ۱۱۰۷ مرے

کلکتہ کے دہرمواہٹہ کے ذخیرہ چوب میں آگ لگ گئی ۱۵ لاکھ روپیہ کا نقصان اندازہ کیا جاتا ہے۔

اے۔ این چیرجی نام ایک نوارد بنگالی جہلم میں پکڑا گیا۔ دو تولہ افیون کھا کر حوالات میں خودکشی کی

سانگلی میں ایک لینگایت نے دو کنسٹبل اور فوجدار کو قتل کر کے خودکشی کی۔ اپنی ہمشیرہ اور دو بھائی بھی مار ڈالے۔

بارہ بنکی کے دو یوروپین افسروں نے شکار کھیلتے ہوئے ایک اہیر لڑکے کو ہلاک کیا۔ اس کے والد کو رقم دے کر خوش کیا۔

کانپور میں بھی ایک نمائش منعقد کرنیکا شوق ہے اسکے لئے ایک جلسہ میں بیس ہزار روپیہ جمع کیا گیا

جام نگر سے دوارکا جی تک ریل بنانے گئے فاصلہ ۱۰۰ میل ہے حضور گورنر بمبئی نے جام نگر میں بنیاد رکھی۔

جرمن گورنمنٹ نے ساڑھے ۷ کروڑ پروشیہ نے ½ ۱ کروڑ روپیہ کے قرضہ کا اعلان کیا ہے ۴ فیصدی سود ہوگا۔

شمس العلما مولوی محمد حسین آزاد ۸۲ سالہ عمر میں افسوس کہ فوت ہوگئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے سابق عربک پروفیسر تھے سررشتہ تعلیم کے بڑے محسن تھے۔ اردو زبان اور نیچرل شاعری کے مستند اُستاد تھے۔ خلل دماغ کے عارضہ کے باعث ۱۸ سال سے پنشن پاتے تھے اخلاق مجسم تھی آغاز مولوی ابراہیم صاحب منصف کیساتھ

مبارک ہو کہ بنگال کے نو جلاوطن قید سے رہا کر دیے گئے۔

کمال ہمدردی ہے۔ سیاحت وسط ایشیا، و ایران میں بھی معقول خدمت انجام دیں۔ دنیا سرائے فانی۔

احمد پور شرقیہ کی خبر ہے کہ ایک مسلمان عورت جس کو مرگی کا عارضہ تھا۔ اچانک مرگی پڑنے پر وہ گر پڑی اور پاس آگ پڑی تھی اس میں جلکر مر گئی۔ ہمسائے بھی مدد کو دوڑے مگر روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

لاہور کا اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے۔ کہ لالہ لاجپت رائے نے مختلف آریا جماعتوں کے امانتداروں کی کمیٹیوں سے استعفا دیدیا ہے۔

لوکل

موخرہ ماہ حال کو ہز آنر جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب بسواری موٹر کار انبالہ سے لودیانہ تشریف لائے۔ بڑی دہوم دھام سے اُن کا خیر مقدم کیا گیا۔ مفصل حال آئندہ پرچہ میں درج کیا جاویگا۔

بندوبست کا کام بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تحصیل سمرالہ کا کام ختم ہوا یہ صرف جناب ڈونٹ صاحب بہادر مہتمم بندوبست و جناب غضنفر علی صاحب و جناب محمد عمر صاحب تحصیلدار سمرالہ کی لگاتار کوششوں کا نتیجہ ہے۔ شیخ محمد عمر صاحب کو اُن کی عمدہ خدمات کے صلہ میں چار مربع عطا ہوئے ہیں اور اُن کے فرزند ارجمند کا نام نائب تحصیلداری میں درج ہوگیا ہے۔ خدا کرے کہ تحصیل لودیانہ کے کام ختم ہونے پر پنڈت لدہا رام صاحب و پیر حیدر شاہ صاحب کی خدمات کا صلہ بھی انکو عطا ہو۔

افسوس ہے کہ رائے لشنداس صاحب ریٹائرڈ سب انجنیر ۴ فروری کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

سنا ہے کہ لالہ شیو پرشاد صاحب خزانچی آنریری مجسٹریٹ لودیانہ مقرر ہوئے۔ (ماسٹر راوہا کشن)

رسید زر

مسز اے۔ ولیس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مس ای شاپ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر ایچ ڈبلیو ٹامس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ ڈاکٹر ایس میسی سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری ایس گلم سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسز اے ایف شل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری ایچ ایف ہالیکیل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ منیجر کرسچن ٹریننگ سکول سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر البیجر سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر الفرڈ ٹیلر سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ ڈاکٹر ای سی جشوعہ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مس اٹکن سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر ایم بی۔ پال سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ منیجر محبوبی رام سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ ڈاکٹر مہجی رام سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری امیر خاں سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ بابو بابو انصیر سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری ٹی جے میکنزی ۳ کاپی سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر بھگوان گوسائی سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری اے۔ جے۔ سالن سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ ڈاکٹر ایس۔ ایس۔ گڈین سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری ایچ سی سوم ۳ ماہ سنہ ۱۹۱۰ء ۱۰/۔ مسٹر الفرڈ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری ڈبلیو۔ الیف۔ جانسن سنہ ۱۹۱۰ء ۱۴/۔ پادری۔ آر ٹی پرسٹیمین سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ ریڈنگ روم سنہ ۱۹۱۰ء ڈہانکہ ۱۲/۔ کیٹی کسٹ ودہرم سنہ ۱۹۱۰ء ۱۲/۔ مسٹر ظہور مسیح سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مس فرز سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری آگیا مسیح سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر چارلی مرقس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر پی داس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری جی ایچ فرائے سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ لائبریری فرینڈز مشن سیہاگ ۸/۔ پادری ڈبلیو ای گاٹون سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر الفرڈ سنگھ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ ڈاکٹر اے برناس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ ایپ ورتھ لیگ (چیند) سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ ڈاکٹر ایم بی۔ عطارد سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ ہیڈ ماسٹر (میر) سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مس ای۔ ایم گارڈن ۸/۔ بابو جے رام سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری جوالا سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری حاکم سنگھ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری دیوی رام سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ بابو کشور چند سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر ایچ بنجمن سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری جے ڈبلیو ہیلینیان سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری دہرم سنگھ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ دائی۔ ایم۔ سی۔ اے (سا) ۸/۔ ڈاکٹر ایس۔ ڈیوڈ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر اے پیٹرس سنہ ۱۹۰۹ء ۸/۔ مسٹر خزان سنگھ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ پادری ٹامس ہاول سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ مسٹر جے ولیمس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/۔ (باقی آئندہ)

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے+

رپورٹ نئے پراسپکٹس اردو وانگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں+

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ر عہ

ہندوستان پنجاب " ۱ر ہجر

غیر ملک سے " ہیے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی+

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہجر	ہیے	ے
چوتھائی کالم	ہیے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ہہعہ
پورا کالم	عہ	ہہعہ	ہہ
پورا صفحہ	ہہ	ہمہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت بھیجی جائینگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں انکو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بھیجنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جائیگا+

جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں اُنپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا عسعہ

رومن اردو معہ راگ .. .. .. ہیے

رومن اردو کاغذ کی جلد ۸ر

شبد وغزلیں فارسی اردو .. ۹ پائی

ایضاً گورمکھی ۶ پائی

ایضا ہندی ۶ پائی

سی پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پُرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں۔ شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ۔ ۳ یا زدہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا+

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرد کونول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماصہ تک کرد کونول لعہ،

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں+

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جوکہ انگریزی ویونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار وکھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں ازحد فائدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپنے انگریزی مکسچرس اور ٹینیٹ ادویہ اسکاٹ املشن۔ پٹیر ولیم املشن۔ ٹیول گریالٹ سرپ۔ ماریول پلز نگ لائیٹڈ مس پلز وغیرہ۔ اور یونانی ادویہ۔ عرق شیر۔ قرص کافور۔ وطباشیر اور کشتہ ابرق وہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کرکے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوکھ لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہوجاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایکروپیہ بارہ آنے (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار+

ہیلتھ ریسٹورر پوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فائدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہئے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی۔ جلودھر۔ باؤگولہ۔ بدہضمی پیٹ میں ہوا کا بھرنا کمی بوکھ۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ وکمر وشکم دردسر پرانہ۔ درد جوڑ ہر قسم پرانے دست وپیچش ہیضہ وغیرہ ۲ اونس کی شیشی قیمت ایکروپیہ چار آنہ

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی ویونانی نہایت ہی مقوی پرتاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۶۰ گولیوں کی دو روپیہ (عا)

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی وبادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے+

بیچاگا۔ ایبن متھالیس دفرلیشن ایڈ پراپٹر یونانی۔ میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہی ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پھروال۔ غبار۔ پھولا۔ شبکور۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہی۔ اسلئے کم رکھی ہی کہ خاص وعام اس سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہی مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی القسم فی تولہ ۲؎ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۱۲؎ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے+ المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور+

ان سے بڑھ کر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے

۱۔ پروفیسر میاں سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص جس کی آنکھ میں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرا کے مایوس ہو چکا تھا۔ برائے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلی القسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے۔ راقم مہاراجہ شتروجیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹکوہی گورکھپور+

۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے بنایا ہی آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہی اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہی میں نے اپنے تجربہ میں کوئی آجتک سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہی میں بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند وخارش سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہی اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہی ضرور ہی کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اُٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور+

۳۔ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپنے میرے پاس بھیجا تھا۔ اسکو میں نے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھندے کے لئے نہایت ہی مفید ہی اسوقت میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہی اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا انکی نسبت بعد کو لکھونگا۔ راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ایڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ+

۴۔ جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہی بصارت کو طاقت بخشتا ہی تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہی واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہی اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہی۔ راقم۔ مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست بھگوان اودھ+

۵۔ جنابمن تسلیم چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہی اسواسطے اور ایکتولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہی بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرمائیں۔ راقم ڈاکٹر دولی چند

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا)